واعظ الجمعہ

# رسول اللہ ﷺ کا اُسلوبِ تعلیم و تربیت


مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری


https: //www.facebook. com/darahlesunnat

# رسول اللہ ﷺ کا اُسلوبِ تعلیم وتربیت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

## بعثتِ نبوی ﷺ کا ایک اہم مقصد

برادرانِ اسلام! مصطفی جانِ رحمت ﷺ اس دنیا میں مُعلّمِ کائنات بن کر تشریف لائے؛ تاکہ ہمیں کتاب وحکمت کی پختہ تعلیم دیں، ہمارا تزکیۂ نفس کریں، ہمیں اعلیٰ اَخلاقی اَقدار سکھائیں، اور اُن اَسرار ورُموز سے آگاہی دیں جن کا ہمیں علم نہیں، اللہ ربّ العالمین حضور نبئ کریم ﷺ کی، اس دنیا میں بعثت (تشریف آوری کا) مقصد بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے: ﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾[1] "جیسے ہم نے تم میں سے ایک رسول بھیجا؛ کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت

(١) پ ٢، البقرة: ١٥١.

فرماتا ہے، اور تمہیں پاک کرتا ہے، اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے، اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا"۔

ایک اَور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾[1] "وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا؛ کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں، اور انہیں پاک کرتے ہیں، اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، اور یقیناً وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے!"۔

سرکارِ دو عالَم ﷺ ساری دنیا کی اِصلاح اور تعلیم وتربیت کے لیے مُعلّمِ کائنات بنا کر بھیجے گئے، اس بارے میں حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے اِرشاد فرمایا: «إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً»[2] "مجھے مُعلّم (اُستاد) بنا کر بھیجا گیا ہے"۔

## کائنات کے سب سے بہتر مُعلِّم

حضور نبئ کریم ﷺ کا طریقۂ تعلیم وتعلُّم کس قدر شاندار اور منفرِد تھا، اس بارے میں حضرت سیّدنا مُعاویہ بن حکم سُلمی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي! مَا رَأَيْتُ مُعَلِّماً قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ، أَحْسَنَ تَعْلِيماً مِنْهُ»[3] "میرے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان! مجھے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ کے بعد بھی، آپ

---

(١) پ ٢٨، الجمعة: ٢.

(٢) "سُنن ابن ماجه" باب فضل العلماء والحثّ ...إلخ، ر: ٢٢٩، ١/ ٨٣.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ر: ١١٩٩، صـ٢١٨.

سے بہتر کوئی مُعلّم نہیں ملا!"۔

## رسول اللہ ﷺ کا اُسلوبِ تعلیم و تعلّم

عزیزانِ محترم! مُعلّمِ کائنات ﷺ نے مسلمانوں کی اعلیٰ اَخلاقی تعلیم و تربیت کرنے، اور ان کے علم وعمل میں وَحدت پیدا کرنے کے لیے، مختلف انداز واُسلوب اختیار فرمائے، آسان سے آسان پیرائے اور مفہوم میں، توحید ورِسالت کا آفاقی پیغام پہنچایا، اور کسی بھی چیز کا حکم دینے سے پہلے، خود اس کا عملی نمونہ پیش کیا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ تعلیم و تعلّم کا مُعاملہ ہو یا کوئی اَور، ہمیشہ سرکارِ دوعالَم ﷺ کی پَیروی کریں، اور اُن کے فرامینِ مبارکہ میں چھپی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں، اللہ ربّ العالمین اُمّتِ مسلمہ کو نبئ کریم ﷺ کی پَیروی کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[1] "یقیناً تمہیں رسول اللہ کی پَیروی بہتر ہے!"۔

## تعلیم و تعلّم کے لیے مثالوں کا استعمال

حضراتِ گرامی قدر! سرکارِ اَبد قرار ﷺ نے مسلمانوں کو حق وباطل کا فرق سمجھانے، ہمیشہ صراطِ مستقیم کو اختیار کرنے، اور ان کا تزکیۂ نفس کرنے کے لیے بارہا تمثیلات (مثالوں) کا استعمال فرمایا، آج کل کے جدید طریقۂ تعلیم میں بھی اسے بڑی اہمیت حاصل ہے، یہ ایک ایسا طریقہ ہے جسے اختیار کر کے مشکل سے مشکل بات کو، باآسانی سمجھا اور سمجھایا جاسکتا ہے، اَحادیثِ مبارکہ میں ایسے متعدّد مقامات ہیں، جہاں مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے مختلف مثالوں کے ذریعے مسلمانوں کی تعلیم وتربیت فرمائی۔

حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ

---

(۱) پ ۲۱، الأحزاب: ۲۱.

نے زمین میں ایک چھڑی اپنے سامنے گاڑی، دوسری اس کے قریب، اور تیسری زیادہ دُور، پھر ارشاد فرمایا: «أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟» "تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مثال بیان کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: «هَذَا الإِنْسَانُ، وَهَذَا الأَجَلُ -أَرَاهُ قَالَ:- وَهَذَا الأَمَلُ، فَيَتَعَاطَى الأَمَلَ، فَلَحِقَهُ الأَجَلُ دُونَ الأَمَلِ»[1] "یہ انسان ہے، اور یہ اس کی موت ہے، یہ اس کی لمبی آرزوئیں اور تمنائیں ہیں، وہ (انسان) انہیں پانے کی کوشش میں ہے، لیکن تمناؤں کی تکمیل سے پہلے ہی موت اسے آپہنچتی ہے!"۔

اسی طرح اچھے اور بُرے دوست کو مُشک اُٹھانے والے، اور بھٹی دھونکنے والے کی مثل قرار دیتے ہوئے، سرکارِ اَبد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: «مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيْسِ السُّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ إِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ، إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً خَبِيْثَةً»[2] "اچھے اور بُرے دوست کی مثال، مُشک اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے؛ کہ مُشک اُٹھانے والے سے یا تو کچھ خریدو گے، یا تم اُس کی صحبت سے اچھی خوشبو پاؤ گے، جبکہ بھٹی دھونکنے والا، یا تو تمہارے کپڑے جلادے گا، یا تم اُس کی صحبت سے بد بو پاؤ گے"۔

---

(١) "شرح السُنّة" باب طول الأمل والحرص، ر: ٤٠٩١، ١٤/ ٢٨٥.

(٢) "صحيح ابن حِبّان" كتاب البرّ والإحسان، ر: ٥٦٢، صـ١٤٧.

## مختلف سرگرمیوں پر مبنی طریقۂ تعلیم

حضراتِ ذی وقار! نبیٔ محتشم ﷺ نے اپنے اُسلوبِ تعلیم و تعلُّم میں، بغرضِ تفہیم بارہا مختلف چھوٹی چھوٹی سرگرمیوں پر مبنی طریقۂ کار بھی اپنایا، جدید طریقۂ تدریس میں اسے ایکٹیویٹی بیسڈ لرننگ (Activity Based Learning) کہتے ہیں، کسی چیز کو صحیح معنی میں اَز بَر کروانے، اور طلباء کے قُلوب واَذہان میں اُسے نقش کروانے کے لیے، یہ طریقۂ تعلیم بہت مفید اور مقبول ہے، بَرسہا بَرس کی تحقیق کے بعد دنیا جس طریقۂ تعلیم کو آج اپنا رہی ہے، سرورِ کونین ﷺ نے صدیوں قبل اس اُسلوب کو اختیار فرمایا۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ایک لکیر کھینچی، پھر آپ ﷺ نے اس (لکیر) کے دائیں، اور بائیں جانب (دو ۲ مزید) لکیریں کھینچیں، پھر درمیانی لکیر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: «هَذَا سَبِيلُ الله» "یہ اللہ کا راستہ ہے"، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ عَنْ سَبِیْلِهٖ﴾(١) "یقینًا یہ ہے میرا سیدھا راستہ، تو اس پر چلو! اور اس کے علاوہ دیگر راہیں نہ چلو!"۔

## طریقۂ تعلیم میں ہاتھ کے اشاروں کا استعمال

عزیزانِ مَن! تقریر و تدریس میں ہاتھ کے اشاروں کا استعمال بہت مفید اور عام ہے، کوئی بات سمجھانے کے لیے بسا اَوقات کافی لمبی چوڑی تقریر کرنی پڑتی ہے، یا کسی طویل پیراگراف کی ضرورت پیش آتی ہے، لیکن اگر اُسی بات کو سمجھانے کے لیے

---

(١) "سُنن ابن ماجه" باب اتّباع سُنّة رسول الله ﷺ، ر: ١١، ١/ ٦.

اشاروں کا استعمال کیا جائے، تو انسان فوراً سمجھ جاتا ہے۔ تاجدارِ رسالت ﷺ نے بھی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو مختصر لفظوں میں، اپنی بات سمجھانے کے لیے بارہا دَستِ مبارک سے اشاروں کا استعمال فرمایا۔

ایک بار مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے یتیم بچوں پر کمال مہربانی کی تاکید کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا» "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، جنّت میں اس طرح ہوں گے" یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا[1]۔

## بھرپور توجہ حاصل کرنے کے لیے حقیقی اشیاء کا استعمال

رفیقانِ ملّتِ اِسلامیہ! سرکارِ دوعالَم ﷺ نے کسی اَمر کی طرف صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی بھرپور توجّہ مَبذول کروانے، اور اُن میں جاننے کی جستجو پیدا کرنے کے لیے، بسااَوقات حقیقی اشیاء کا بھی استعمال فرمایا۔ حضرت سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک بار نبئ کریم ﷺ نے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا، اور ارشاد فرمایا: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي!»[2] "یہ دونوں چیزیں میری اُمّت کے مَردوں پر حرام ہیں!"۔

## سوال، جواب اور منطقی استدلال کا اُسلوبِ تعلیم

میرے محترم بھائیو! کُتبِ اَحادیث کے مُطالعہ سے پتہ چلتا ہے، کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی تعلیم وتربیّت میں، سوال، جواب

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٠٥، صـ١٠٥٠، ١٠٥١.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب اللباس، ر: ٤٠٥٧، صـ٥٧٢.

(Question and Answer) اور منطقی استدلال ( Logical Reasoning) کا اُسلوب بھی اپنایا، متعدّد روایات میں مذکور ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ کسی چیز کے بارے میں، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پہلے سوال کر کے اُن کے اندر تجسّس و جستجو پیدا کرتے، انہیں طبعی طور پر مائل فرماتے، اور اُن کی بھرپور توجُّہ مَبذول ہونے کے بعد اُس سوال کا جواب اِرشاد فرماتے،اِسی طرح بارہا ایسا بھی ہوا کہ کوئی چیز حضور نبیٔ کریم ﷺ کے سامنے پیش کی جاتی، تو تاجدارِ ختمِ نبوّت ﷺ موقع کی مُناسبت سے، اُسی چیز کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کوئی سوال پوچھ لیتے، یہ طریقہ موجودہ تدریسی طریقۂ کار میں بھی، طلبہ کی ذہنی صلاحیت کو جانچنے، اور اُن کی پوری توجّہ حاصل کرنے کے لیے بڑا مفید سمجھا جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، کہ ہم نبیٔ کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے، کہ کھجور کے درخت کا گودا لایا گیا (اُسے دیکھ کر) رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً، مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ» "وہ کونسا درخت ہے جو مسلمان کی مثل ہے؟"، سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ میں یہ کہہ دُوں کہ "وہ کھجور کا درخت ہے"لیکن کم عمری کے باعث میں خاموش رہا، نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «هِيَ النَّخلَةُ»[1] "وہ کھجور کا درخت ہے"۔

## حصولِ علم کا شوق وجستجو پیدا کرنا

حضراتِ گرامی قدر! انسان کوئی بھی چیز اس وقت تک نہیں سیکھ سکتا، جب تک اُس میں سیکھنے کی لگن اور جستجو نہ ہو، یہی مُعاملہ حُصولِ علم کا ہے، علم کے حُصول

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب العلم، ر: ٧٢، صـ١٧.

کے لیے بھی انسان کے دل میں شَوق و جستجو کا ہونا ضروری ہے۔ مُعلِّمِ کائنات ﷺ بھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں پہلے حصولِ علم کا اشتیاق پیدا فرماتے، پھر انہیں کسی اَمر کی تعلیم دیا کرتے، ایک موقع پر غیبت کی تعریف بیان کرنے سے قبل، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے جذبۂ علم کو اُبھارتے ہوئے فرمایا: «أَتَدْرُونَ مَا الغِيبَةُ؟» "کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟" صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول خُوب جانتے ہیں! رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ» "غیبت یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی (کے پیچھے اس) کا وہ عیب ذِکر کرو، جو اسے ناپسند ہو" صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: اگر اُس میں وہ عیب موجود ہو جب بھی؟ رسولِ محتشم ﷺ نے فرمایا: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ»[1] "اگر تم نے وہ عَیب بیان کیا جو اُس میں ہے، تبھی تو وہ غیبت ہے، اور اگر وہ عیب اُس میں نہیں تو تم نے اس پر بہتان باندھا"۔

## طریقۂ تعلیم میں ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرنا

عزیزانِ محترم! نبئ رحمت ﷺ کا اُسلوبِ تعلیم و تعلّم نہایت منفرِد اور اندازِ گفتگو بڑا نرم اور شیریں تھا، محبوبِ ربّ العالمین ﷺ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعلیم فرماتے ہوئے، اس قدر ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے، کہ سُننے والے سمجھ لیتے، یاد کرنے والے یاد کر لیتے اور لکھنے والے لکھ لیا کرتے تھے، حضرت عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: «كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُحَدِّثُ الْحَدِيثَ، لَوْ شَاءَ الْعَادُّ

---

(١) "صحيح مسلم" كتابُ البِرّ وَالصِّلة، ر: ٦٥٩٣، ص-١١٣٢.

أَنْ يُحْصِيَهُ أَحْصَاهُ»[1] "رسول اللہ ﷺ اس طرح گفتگو فرماتے، کہ اگر شمار کرنے والا چاہتا تو اُن کلمات کو شمار کر لیتا"۔

## اہم اُمور کی تین بار تکرار فرمانا

میرے محترم بھائیو! خاتم النبیین ﷺ کی ایک عادتِ کریمہ یہ بھی تھی، کہ جب کسی اہم چیز کی طرف توجّہ دلانا مقصود ہوتا، تو اُسے تین ۳ بار اِرشاد فرماتے، آقائے دوجہاں ﷺ کے اس اندازِ تکلّم اور طریقۂ تعلیم کا فائدہ یہ ہوتا، کہ سننے والا حضور نبیٔ کریم ﷺ کے کلام کو سُن کر اچھی طرح یاد کر لیتا، اور اگر کسی سے سُننے میں کوئی کمی کوتاہی واقع ہوتی، یا اس کی کامل توجّہ نہ ہوتی، تو وہ مکمل طَور پر مُتوجّہ ہو کر پوری بات سُن لیا کرتا، حضرت سیّدنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبیٔ اکرم ﷺ کے اس انداز اور اُسلوبِ تعلیم کے بارے میں روایت فرماتے ہیں: «إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثاً حَتَّى تُفْهَمَ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثاً»[2] "رسول اللہ ﷺ جب کوئی گفتگو کرتے، تو اسے تین ۳ بار دہراتے؛ تاکہ اچھی طرح سمجھ آجائے، اور جب کسی جماعت کے پاس جاتے، تو اُنہیں تین ۳ بار سلام کرتے"۔

## پیغمبرانہ فریضہ سے منسلک اَحباب کی ذِمّہ داری

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہمارے اسکولز (Schools)، کالجز (Colleges)، یونیورسٹیز (Universities) اور دینی مدارس کے اساتذہ (Teachers)، پروفیسرز (Professors) اور لیکچرار صاحبان

---

(۱) "سنن أبي داود" كتابُ العلم، ر: ٣٦٥٤، صـ٥٢٤.

(۲) "صحيح البخاري" كتابُ العلم، ر: ٩٥، صـ٢٢.

(Lecturers) کو چاہیے، کہ اپنے طریقۂ تدریس میں بھی، حضور نبیٔ کریم ﷺ کے منفرِد اُسلوب تعلیم وتعلّم کو اپنائیں، طلبہ کو صرف نصابی کتب کا متن (Text) سنانے پر اِکتفاء نہ کریں، پوری ایمانداری کے ساتھ اپنے اس پیغمبرانہ فریضہ کے ساتھ انصاف کریں، اس ذمّہ داری کے تقاضوں کو پورا کریں، طلبہ میں حُصولِ علم کا جذبہ وشَوق پیدا کریں، انہیں مختلف سرگرمیوں اور مثالوں کے ذریعے سبق سمجھانے کی کوشش کریں، سوال، جواب اور منطقی استدلال (Logical Reasoning) کے ذریعے، ان کی ذہنی اِستعداد اور صلاحیت کو جانچنے اور بڑھانے کی کوشش کریں، اگر کوئی طالبِ علم سوال کرے تو اُسے ڈانٹ ڈپٹ کر، یا وقت کی کمی کا بہانہ بنا کر خاموش نہ کروائیں، بلکہ اُسے نرمی، شفقت اور محبّت سے دوبارہ سمجھانے کی کوشش کریں، لیکچر (Lecture) میں جوبات زیادہ اَہم ہو، اُسے تین ۳ بار دہرائیں؛ تاکہ طلبہ کو موقع پر ہی ذہن نشین ہوجائے، اور اُسے بعد میں رٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

## دعا

اے اللہ! ہمیں دعوت وتبلیغ اور درس وتدریس میں، حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے اُسلوب کو اپنانے کی توفیق مرحمت فرما، ہمیں فریضۂ تدریس کی اہمیت کو سمجھنے، اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کا جذبہ عطا فرما، اپنے تعلیمی نصاب کو قرآن وسنّت کے مُطابق بنانے کی سوچ عطا فرما، ہماری نسلِ نَو کو یورپی اَفکار ونظریات سے بچا، اِسلامی کلچر کے خلاف تخریب کاری کرنے والے اسکولوں اور اداروں سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی

زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.